ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۴ جولائی سنہ ۱۹۶۱ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

۲۵ پیسے

مُناجات

(حکیم فخر الدین صاحب خیالی)

در گزر کرنا ہے تیرا ہی کام
گرتے گرتے تو صاف لیتا ہے تھام

میرے مالک بڑا رحیم ہے تُو
تیرے محتاج سب کریم ہے تُو

تو غنی ترے در کے سب ہیں فقیر
تیرے دریوزہ گر غریب و امیر

بادشاہوں کے بادشاہ جو ہیں
تاب کیا تجھ سے سر اٹھا کے رہیں

جو بڑی سے بڑی یہ خلق ضرور
سر بسجدہ ہے ڈر سے تیرے حضور

تُو کہاں اور کہاں ہے یہ مخلوق
کوئی نسبت نہیں ہے سب مرزوق

آسمان و زمیں کا فرق کہاں
نسبت ان میں بھی خلق کی ہے عیاں

بحر میں کشتیاں ہوا میں طَیر
تیرے روکنے سے کرتے ہیں سیر

آبِ شیریں کو گر تُو کر دے شور
نہ سو کھاوے تلف ہوں مرغ و مور

دن زبہرِ معاش خلق کیا
رات آرام کو ہوتی پیدا

نعمتیں ساری تُو نے بخشی ہیں
خوبی خاتمہ یہ بخش ہمیں

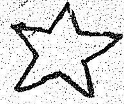
رکھ خیالی کو آبرو سے یہاں
سرخرُو کر وہاں بھی شاہِ شہاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ خُدّامُ الدِّین لاہور

جلد ۷ — ۱۴ صفر المظفر ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۴ر جولائی ۱۹۶۱ء — شمارہ ۱۱

محکمہ تعلیمات اور محکمہ جیل خانہ جات کا منظور شدہ



اس شمارے میں



شرح چندہ

سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے فی پرچہ ۲۵ پیسے
(فون) ۶۷۵۴۵

نوٹ ۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیں

چٹ پر سرخ نشان آپ کے چندہ ختم ہونے کی نشانی ہے

اداریہ

دشمنانِ اسلام کے ہتھکنڈے

اسلام، پاکیزہ، آسمانی، دین فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس کے اصول پر کماحقہ عمل کیا جائے تو ناممکن ہے کہ اس کے نتائج اس طرح مرتب نہ ہوں جس طرح خیر القرون میں ہو چکے ہیں۔ اور جس کا آج بھی دشمنوں کو بجا طور پر اعتراف ہے۔ کہ خلافت راشدہ کی حکومت عدل وانصاف اور خدا ترسی کی ایک ایسی حکومت تھی جس نے ربع مسکون کے اکثر حصہ کو متاثر کیا۔ لیکن اسلام کی عالمگیر کشش سے خوف زدہ ہو کر اہل زیغ کفار اور مشرکین ہمیشہ اس کے خلاف نئی نئی تدبیریں سوچتے رہے

۱۔ ان کا پہلا حربہ تو یہ تھا کہ اسلام کے دشمنوں کی جتھا بندی کی جائے اور اس طرح اسلام اور اہل اسلام کی بیخ کنی کے لئے اجتماعی حملہ کیا جائے اس قماش کی گروہ بندیوں کے پیش رو غزوۂ خندق کے حملہ آور تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف تمام عرب قبائل کو آمادۂ جنگ کر دیا تھا۔

۲۔ ان کا دوسرا ہتھکنڈہ مسلمانوں میں اندرونی اختلافات پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا اور عبداللہ بن سبا کا فتنہ اس کا آغاز تھا۔ بعد میں مسلمانوں کے اندر خلافت عباسیہ تک کے فتنے اسی فتنہ کی شاخیں ہی تھیں۔

۳۔ دشمنانِ اسلام کا تیسرا ہتھکنڈا مسلمانوں کو مذہبی اصول سے ہٹا کر ان کو دینی صلابت سے محروم کرنے کی کوششوں کی شکل میں نمودار ہوتا رہا ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ جب تک مسلمانوں کو اپنے مذہب میں پختگی اور اس کے اصول پر یقین رہے گا وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مرنے کو زندگی اور ہر تکلیف کو راحت تصور کریں گے ایسی قوم سے کون لڑ سکتا یا مقابلہ میں جیت سکتا ہے۔

۴۔ چوتھا ہتھکنڈا دشمنوں کا یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم ممالک میں اپنے مذہب کو فروغ دیتے ہیں۔ اس سے ایک طرف ارتداد جیسے جرم عظیم کی دہشت گھٹتی جاتی ہے دوسری طرف مخالفین کا جتھہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ جس سے آگے چل کر وہ اقلیت اور غیر مسلم رعایا کے حقوق کا سوال کھڑا کر کے اندرون ملک ریشہ دوانیوں کے اڈے بنا دیتے ہیں۔

۵۔ سب سے خطرناک ہتھکنڈا یہ ہوتا ہے کہ ایسی قومیں چھوٹے ممالک کی ضروریات کو محسوس کر کے اپنی امداد کی پیش کش کرتی ہیں۔ اس طرح یہ کمزور ممالک کے اندر اثر و رسوخ پیدا کر کے وہاں کے داخلی امور میں دخیل بن جاتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں زندہ اور بیدار مغز مسلم فرمانرواؤں کو چاہئے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور کفایت شعاری سے اپنے حالات پر قابو پانے اور ملک کو جاسوسوں اور غیر ملکی ایجنٹوں سے بچانے کی مساعی کرتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے دلوں سے مذہب کی اہمیت کم اور دین کی سربلندی کے لئے قربانی کا جذبہ فنا نہ ہو جائے۔ وہ اپنے ہمسایہ ممالک کے مقابلہ میں ہر طرح مادی تیاری بھی کرتے رہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنا رابطہ بھی استوار کریں۔ مسلمانوں کو شریعت نے اس کا مکمل اختیار دیا ہے کہ مسلم اور غیر مسلم ممالک سے اپنے مفاد کی خاطر جیسا مناسب معاہدہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں وہ ارباب حل و عقد سے مشورہ کے پابند ہوتے ہیں۔

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

سورۂ آل عمرآن کی استغفار

عَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

ترجمہ۔ حضرت مکحول کہتے ہیں۔ کہ جو شخص جمعہ کے دن۔ سورہ آل عمران کو پڑھے۔ اس کے لئے فرشتے رات تک دعا اور استغفار کرتے ہیں۔

سورۂ بقرہ کے فضائل

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰیَتَیْنِ اُعْطِیْتُهُمَا مِنْ کَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَکُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا۔

ترجمہ۔ حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند تعالےٰ نے سورۂ بقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے۔ یہ دونوں آیتیں مجھ کو اس خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ پس سیکھو ان آیتوں کو اور سکھاؤ ان کو اپنی عورتوں کو اس لئے کہ یہ آیتیں رحمت ہیں۔ خدا سے قربت کا ذریعہ ہیں۔ اور دعا ہیں۔

سورۂ ہود کا وظیفہ

عَنْ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَؤُا سُوْرَةَ هُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

ترجمہ۔ حضرت کعبؓ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے دن سورہ ہود کو پڑھا کرو۔

سورۂ کہف کے فضائل

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَلَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ

اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ الکہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے۔ واسطے اُس کے نور ایمان و ہدایت اُس کے دل میں درمیان دو جمعوں کے۔

نجات دینے والی سُورۃ

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَؤُا الْمُنْجِیَةَ وَهِیَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَأُهَا مَا یَقْرَأُ شَیْئًا غَیْرَهَا وَکَانَ کَثِیْرُ الْخَطَایَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَیْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْلَهٗ فَاِنَّهٗ کَانَ یُکْثِرُ قِرَاءَتِیْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰی فِیْهِ وَقَالَ اکْتُبُوْا لَهٗ بِکُلِّ خَطِیْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَیْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِی الْقَبْرِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ مِنْ کِتَابِکَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ مِنْ کِتَابِکَ فَامْحُنِیْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَکُوْنُ کَالطَّیْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَیْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِیْ تَبٰرَکَ مِثْلَهٗ وَکَانَ خَالِدٌ لَا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰی کُلِّ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ بِسِتِّیْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

حضرت خالدؓ بن معدان کہتے ہیں کہ پڑھا کرو (شروع رات میں) نجات دینے والی سورۃ کو اور وہ الم تنزیل ہے۔ اس لئے کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص اس سورۃ کو پڑھا کرتا تھا۔ اور اس کے سوا اور کوئی چیز نہ پڑھتا تھا۔ اور وہ شخص بہت گنہگار تھا۔ پس پھیلائے اس سورۃ نے اپنے بازو اس شخص پر اور کہا اے پروردگار اس کو بخش دے اس لئے کہ یہ شخص مجھ کو بہت پڑھتا تھا۔ پس خدا نے اس کی سفارش قبول کر لی۔ اور فرمایا لکھو اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی اور بلند کرو۔ اس کا درجہ اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ سورۃ قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی اور کہتی ہے۔ اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں۔ تو میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھ کو اپنی کتاب سے ہٹا دے اور کہا خالد نے کہ یہ سورۃ قبر میں ایک پرندہ کے مانند ہوگی جو اپنے پروں کو اپنے پڑھنے والے پر رکھ دے گی۔ اور اس کی سفارش کرے گی۔ اور اس کو عذاب قبر سے بچائے گی۔ اور کہا خالد نے سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک کے متعلق بھی ایسا ہی یعنی یہ تبارک الذی الم تنزیل کے مانند ہے۔ اور خالد جب تک ان دونوں سورتوں کو نہ پڑھ لیتے رات کو نہ سوتے اور طاؤس راوی نے کہا کہ عظمت دی گئی ہے۔ ان دونوں سورتوں کو قرآن کی دوسری سورتوں پر ساٹھ نیکیوں کے بقدر۔

سورۂ یٰسین کا وظیفہ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا

ترجمہ۔ حضرت عطاء بن رباحؓ کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ جو شخص پڑھے سورۃ یٰسین کو شروع دن میں پوری کی جاتی ہیں۔ اسکی حاجتیں۔

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۱ھ مطابق ۶ر جولائی ۱۹۶۱ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

نصیحت

میرا فرض ہے۔ کہ میری جماعت میں اگر کوئی غلطی پائی جائے۔ تو اُس کی اصلاح کروں۔

میں ذکر جہر اس لئے کراتا ہوں۔ تا کہ خیالات اور وساوس جو ذکر کرتے وقت آتے ہیں۔ وہ رفع ہو جائیں۔ کیونکہ ذکر الٰہی کرتے وقت شیطان خیالات فاسدہ دل میں لاتا ہے۔ اور ذکر کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ ذرا اونچی آواز سے ذکر کرنے سے خیالات فاسدہ گم ہو جاتے ہیں۔

بعض لوگ بہت اُونچی آواز سے ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ بھی تھک جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہیں۔

بہت بلند آواز سے ذکر الٰہی کرنا جس سے دوسروں کے ذکر الٰہی میں خلل پڑے۔ شریعت کے خلاف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ لوگوں کو بلند آواز سے ذکر کرتے دیکھا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو۔ تم سمیع اور حاضر ذات کو پکارتے ہو۔ وہ تو تمہارے بالکل قریب ہے۔

ہمارے یہاں ذکر جہر جو ہوتا ہے اس سے شور مچانا مقصود نہیں ہے بلکہ خیالات کو روکنا ہے۔ تاکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل میں رہے باقی سب خیالات ختم ہو جائیں۔ شور مچا کر ذکر کرنے سے اس کی آپ احتیاط کیا کریں۔ اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے بہت بلند آواز سے ذکر کرے۔ اسے منع کر دیں۔ کہ آہستہ آواز سے ذکر کرو۔

اس کے بعد میں ایک اور چیز عرض کرتا ہوں۔ کہ میں ۲۰ر جولائی بروز جمعرات کو صبح کے وقت عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظمہ جا رہا ہوں۔ ۲۱ر جولائی کو جمعہ کراچی پڑھوں گا۔ حکومت نے مجھے اجازت دے دی ہے۔ میں پہلے سے جانے والا تھا۔ اچانک میری ایڑی میں سخت درد ہونے لگا۔ جس کی وجہ سے میں چار دن تک چل پھر نہ سکا اور جو ٹکٹ میں نے خرید رکھا تھا۔ وہ واپس کر دیا۔ اور مولوی حمید اللہ جو کہ عالم بھی ہے اور حافظ بھی میرے بعد درس القرآن اور جمعرات کو مجلس ذکر کرائے گا۔ موت کا علم نہیں۔ کہ کب آئے۔ پانچ سال ہوگئے۔ میں نے درزی کو بلا کر اپنے ناپ کا کفن تیار کروا رکھا ہے اور میں ہر وقت موت کے لئے تیار ہوں۔ اگر میں مکہ معظمہ میں فوت ہو گیا تو میں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد کسی بدعتی اور قبر پرست پیر کے پیچھے نہ لگ جانا۔ اور گمراہ نہ ہو جانا۔ بلکہ کسی متبع سنت اور اصلاح یافتہ عالم کی صحبت اختیار کرنا۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ سارے مولوی اور پیر ہدایت یافتہ نہیں ہوتے۔ بلکہ اکثر گمراہ ہوتے ہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ البتہ ضرور ضرور تم پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ) کے طریقوں کی تابعداری کرو گے۔ بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ پورے اترو گے یہاں تک کہ اگر کسی نے پہلے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا تھا۔ تو میری امت میں بھی ایسا بدبخت پیدا ہو گا۔ جو اپنی ماں سے علانیہ زنا کرے گا۔ اور میری امت میں ۷۳ فرقے ہونگے سب مسلمان کہلائیں گے۔ لیکن ۷۲ فرقے دوزخ میں سیدھے جائیں گے۔ اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ ایک فرقہ کون سا ہو گا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ

مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

ترجمہ۔ جو میرے اور میرے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلے گا۔ وہ جنت میں جائیگا اور باقی سب دوزخ میں جائینگے

گمراہ مولویوں اور پیروں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ

(سورۃ المائدۃ پ ۶ آیت ۶۳)

ترجمہ۔ کیوں نہیں روکتے اُن کے علماء اور فقراء ان کو حرام کھانے اور جھوٹی باتیں کہنے سے البتہ بری ہے وہ چیز جو وہ کرتے ہیں۔

اُن ۷۲ فرقوں میں علما بھی ہونگے پیر بھی ہوں گے۔ در اصل فرقے مولوی بناتے ہیں اور پیر ان کو چلاتے ہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ میرے بعد کسی متبع سنت عالم کا اتباع کرنا۔ اور شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ اُنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اب لاہور میں نبی کی قبر تو ہے نہیں۔ ولیوں کی قبریں موجود ہیں۔ وہاں سجدے ہوتے ہیں۔ قوالیاں ہوتی ہیں۔ جو روکے وہ بے ایمان اور جو ان خلاف شریعت کاموں کو

کرے وہ مسلمان۔ (توبہ نعوذ باللہ)

تم سب لاہوری یہ چاہتے ہو۔ کہ ہمارا بیٹا ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے۔ ایل ایل بی ہو جائے۔ انگریز کا غلام ہو جائے۔ کچھ شرم کرو۔ کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا دعوےٰ کرتے ہو۔ اور پھر سؤر کھانے والے گمراہ بے ایمان کے غلام اور تابعدار اپنی اولاد کو بناتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار کیوں نہیں بناتے۔

یاد رکھو۔ اگر اپنی اولاد کو دین نہ سکھاؤ گے۔ فقط دنیا پڑھاؤ گے۔ تو قیامت کے دن یہی اولاد تمہارے لئے باعث عذاب بنے گی۔ اور تم پر لعنتیں بھیجے گی اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ تم کو اللہ تعالےٰ ہدایت عطا فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ ایمان پر کرے (آمین!)

مجھے لاہور میں آئے ۴۵ سال ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں نے اہالیان لاہور کی قرآن و حدیث کی روشنی میں کافی خدمت کی ہے۔ جمعۃ الوداع کے موقع پر ۲۴، ۲۵ ہزار کا مجمع ہوتا ہے اور لاہور سے باہر ۱۰-۱۵ ہزار کے قریب میرے معتقد ہیں۔

انجمن خدام الدین کے لئے میں نے کبھی چندہ نہیں مانگا۔ اللہ تعالےٰ خود بخود کوئی سبب بنا دیتے ہیں۔ اور دین کے کام ہوتے رہتے ہیں۔ مدرسۃ البنات کے لئے ۴۳ ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔ یہ سب اللہ تعالےٰ نے خزانہ غیب سے مدد کی ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۴ اُستانیاں پڑھاتی ہیں اور ۳۰۰، ۴۰۰ کے قریب لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ اُنہیں قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر ضروری امور خانہ داری کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ تم انگریزی دانو بتاؤ دین اسلام کی تم نے حفاظت کی ہے۔ یا علمائے کرام نے۔ حفاظ کرام قرآن کے الفاظ کے محافظ ہیں۔ علمائے کرام قرآن کے مطالب کے اور صوفیائے عظام تزکیہ باطن کرتے ہیں۔

مولانا حسین احمد مدنی رح مفتی کفایت اللہ اور مولانا عطا اللہ شاہ بخاری اور میں انگریز کے خلاف حق کہنے سے جیل میں

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

مدینے کی ایک رات

(زائرِ حرم۔ جناب حمید صدیقی صاحب لکھنوی)

مدینے کی اِک رات یاد آ رہی ہے
وہ ہر شئے وہ ہر بات یاد آ رہی ہے

کھنچا ہے نگاہوں میں جنّت کا نقشہ
وہ تاروں بھری رات یاد آ رہی ہے

یہ کس بزم کا ذکر چھیڑا ہے دل نے
کہ اب بات پر بات یاد آ رہی ہے

بہلتا نہیں دل کسی انجمن میں
وہ بزمِ مناجات یاد آ رہی ہے

حضوری میں سب کو میں بھولا ہوا ہوں
خدا کی بس اک ذات یاد آ رہی ہے

عبادت کا اب لطف ملنے لگا ہے
کہ وہ التحیّات یاد آ رہی ہے

نظر سوئے گنبد وہ حیرت کا عالم
وہ تسکین جذبات یاد آ رہی ہے

وہ پیشِ نظر حُسنِ یٰسین و طٰہٰ
وہ تفسیرِ آیات یاد آ رہی ہے

وہ سادہ مزاجی وہ خُلقُ اللہ اللہ
عرب کی مساوات یاد آ رہی ہے

حمیدؔ اب مٹے کیوں نہ دل کی سیاہی
کہ وہ چاندنی رات یاد آ رہی ہے

خطبۂ یوم الجمعۃ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۱ھ مطابق ۷ ر جولائی ۱۹۶۱ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ العالی دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡد

آج ظلم پر خطبہ دینے کی کیوں ضرورت پیش آئی ہے

اس لئے

کہ مسلمانوں میں بعض گروہ ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ شریفوں پر ظلم کرنا اُنہوں نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے

مثلاً

چور = شریفوں کا مال لوٹ کرلے جانا اور مزے سے کھانا۔ اور شریفوں کی آہ سے نہ ڈرنا۔

ڈاکو = چور تو شریفوں کا مال چوری لے جاتے ہیں۔ اور ڈاکو شرفاء کے سامنے زوروزوری لے جاتے ہیں۔ بیچارے شریف ان ڈاکوؤں کا منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔

ٹھگ = کئی لوگ ٹھگ ہوتے ہیں۔ وہ بھی غریبوں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں۔ مثلاً آپ نے کئی مرتبہ اخباروں میں پڑھا ہوگا۔ کہ گاہک کو دکھایا سونا اور دیا پیتل۔ یا مثلاً

مرد ظالم = مثلاً خاوند کو جُوا کھیلنے کی عادت ہے۔ بیوی کے زیور جاکر جوا میں ہار آیا۔ اور وہ بیچاری روتی رہ گئی علیٰ ہذا القیاس اور کئی ظلم کے چکر چل رہے ہوں گے۔ جن پر میں حاوی نہیں ہوں۔ البتہ کسی قسم کا ظلم ہو۔ ظالم کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے سزا مل کر رہے گی

وما علینا الا البلاغ

اور ہر ظالم کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ ضرور دی ہے۔ وہ دل میں جانتا ہے۔ کہ میں ناحق یہ مال کھا رہا ہوں۔

ظالموں کو بارگاہ الٰہی سے سزا مل کر رہے گی۔ اور کوئی ان کو اس سزا سے بچا نہیں سکیگا

پہلا شاھد

(وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ)

(سورۃ البقرۃ پارہ ۳ رکوع ۳۷)

ترجمہ۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

مطلب

بالکل واضح ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ستانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا معین شدہ ہے۔ اور ان کو اس سزا سے بچانے والا کوئی مددگار نہیں ملے گا۔

دوسرا شاھد

(وَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡھِمۡ اُجُوۡرَھُمۡ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ) (سورۃ آل عمران رکوع ۶ پارہ ۳)

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ انہیں ان کا حق پورا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا

مطلب

بالکل واضح ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ جب پسند نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان سے ناراض ہے۔ جب ناراض ہے۔ تو انہیں سزا دے گا۔

اللھم لا تجعلنا منھم

تیسرا شاھد

(یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَھُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡھُمۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ) (سورۃ المائدۃ رکوع ۸ پارہ ۶)

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

یعنی

اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھنے سے منع فرمایا۔ ہاں یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ وہ دونوں ہی گمراہ ہیں۔ دونوں گمراہوں کی آپس میں دوستی نبھ سکتی ہے جیسے کسی نے کہا ہے۔ مصرعہ۔ کند ہمجنس با ہمجنس پرواز۔ اور مسلمان چونکہ توحید پرست ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا ان کے ساتھ گٹھ جوڑ نہیں ہوسکتا۔ یا پھر مسلمان نے اگر دوستی رکھی۔ تو پھر مسلمان کا اسلام سلامت نہیں رہے گا۔ لہذا نہ مسلمان نے اسلام چھوڑنا ہے۔ اور نہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ مسلمان کی دوستی نبھ سکتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

چوتھا شاھد

(یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَکُمۡ وَاِخۡوَانَکُمۡ اَوۡلِیَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡکُفۡرَ عَلَی الۡاِیۡمَانِ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ)

(سورۃ التوبۃ رکوع ۳ پارہ ۱۰)

ترجمہ۔ اے ایمان والو اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو۔ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں۔ اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا۔ سو وہی لوگ ظالم ہوں گے۔

خلاصہ

مذکورۃ الصدر شاہد کا یہ ہے۔ کہ تم ہیں

سے جو ایسے باپ یا بھائیوں سے دوستی رکھے گا۔ جو ایمان کے بجائے کفر کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ تو وہ بھی ظالم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی ناراض ہو جائے گا۔
(اللھم لا تجعلنا منھم

پانچواں شاہد

(وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا)
(سورۃ الفرقان رکوع ۴ پارہ ۱۹)

ترجمہ۔ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ تو ہم نے غرق کر دیا۔ اور ہم نے انہیں لوگوں کے لئے نشانی بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے

خلاصہ

یہ ہے۔ کہ جب نوح علیہ السلام کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ کیونکہ ایک پیغمبر کو جھٹلانا گویا کہ سب کو جھٹلانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والی قوموں کے لئے انہیں نشانی بنا دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی جو مخالفت کرے گا۔ وہ ایسے عذاب کا مستحق ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ۔

چھٹا شاہد

(وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ٥)
(سورۃ لقمان رکوع ۲ پارہ ۲۱)

ترجمہ۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ بیٹا اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بیشک شرک کرنا بڑا بھاری جرم ہے۔

خلاصہ

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا سب جرموں سے بڑا بھاری جرم ہے۔ یہ جرم اتنا سخت ہے۔ کہ ۱۴۵

۱۴۵ اللہ تعالیٰ ہر گناہ چاہے۔ تو معاف کر دے۔ مگر اس گناہ کو معاف کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت گوارا ہی نہیں کرتی کہ مجرم کو معاف کیا جائے۔

ساتواں شاہد

(وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ) (سورۃ الزمر رکوع ۳ پارہ ۲۳)

ترجمہ۔ اور ایسے ظالموں کو ہوگا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ اس کا مزہ چکھو۔
اللھم اعذنا منہ

آٹھواں شاہد

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥)
(سورۃ الحجرات رکوع ۲ پارہ ۲۶)

ترجمہ۔ اے ایمان والو ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ عجب نہیں۔ کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں۔ کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو۔ فسق کے نام یعنی ایمان لانے کے بعد بہت برے ہیں۔ جو باز نہ آئیں۔ سو وہی ظالم ہیں ۱۴۴

۱۴۴ نواں شاہد

(وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ٥)
(سورۃ الدھر رکوع ۲ پارہ ۲۹)

ترجمہ۔ اور ظالموں کے لئے تو اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مطلب

بالکل واضح ہے۔ اللھم لا تجعلنا منھم یا ارحم الراحمین۔

(جناب مشکور احمد صاحب شائق پالن پور)

پردہ

(وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ)
سورۃ النور پارہ ۱۸ رکوع ۱۰ (الآیۃ)

ترجمہ۔ یعنی کہہ دیجئے اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کو محفوظ رکھیں اور اپنا بناؤ سنگار نہ ظاہر کریں۔ مگر جو اس میں سے کھلا ہے اور اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر ڈالے رکھیں۔

جیسا کہ ایک دولتمند عاقل اپنے مال کو چوروں سے محفوظ رکھنے کا بندوبست کرتا ہے۔ اسی طرح مومن مردوں پر بھی یہ بات ضروری ہے کہ اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھیں۔ اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنے نفس امارہ کو مغلوب کرتے ہوئے پردہ کو اختیار کریں۔ وہ بہت سے فوائد کا حامل ہے۔ جس کا حکم ہماری مصدقہ احادیث پاک و قرآن عظیم سے روز روشن کی طرح صراحۃً ثابت ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا۔ اس آیت میں صرف سینہ ہی کو پردہ میں رکھنے کا حکم نہیں۔ بلکہ اپنی شکل کو مزید پوشیدہ اور غیر محرموں سے چھپانے کے لئے اوڑھنی گریبان پر ڈالنے کا حکم بھی ہے۔ چونکہ اوڑھنی سے زیادہ تاکید کرنا مقصود ہے۔ اس لئے باریک پوشاک نیلون وغیرہ بھی نہ پہننی چاہیے جس سے اظہار خوبصورتی میں ترقی ہوتی ہے۔ اور پردہ کا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ ارشاد ہے۔

الجاریة اذا حاضت لم تصلح ان یُریٰ منها الا وجهها ویداها الی المفصل

ترجمہ۔ یعنی لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہ آئے سوائے چہرے اور کلائی کے جوڑ کے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ سر برہنگی کا تو آج کل عام طور سے رواج ہو گیا ہے۔ بلکہ شرافت کا معیار اسی کو سمجھا جاتا ہے کہ سر برہنہ اور بے نقاب ہو کر بازاروں میں گشت لگاتی نظر آئیں تاکہ ہر ایک کی نظر انتخاب ان کے حسین مکھڑے اور دیدہ زیب بالوں پر پڑے، اسی پر منحصر نہیں بلکہ ہماری مائیں اور بہنیں سر بازار اپنے شوہروں بھائیوں کے ہمراہ بازاروں میں پھرتی ہیں حدیث میں ہے۔

لعن اللہ الناظر والمنظور الیه

یعنی خدا تعالےٰ کی لعنت دیکھنے والے پر بھی ہے۔ اور اس پر بھی جس کی جانب دیکھا جائے۔

یہ لعنت عورت پر اسی وقت ہوگی۔ جب کہ اس نے اپنا چہرہ بدون مجبوری کھولا ہو۔

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

یہ نامحرم نگاہیں پاک ہرگز ہو نہیں سکتیں
نہ سمجھو پھول ان کو بلکہ یہ ہیں برچھیاں ننگی

اسی طرح عورتوں کو عطر و خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی بھی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

ان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا وکذا

ترجمہ۔ یعنی عورت جب کسی مجلس میں عطر (خوشبو) لگا کر نکلے تو وہ ایسی ہے جیسے زانیہ ہے۔

کسی ضرورت پر بھی عورت کا چہرہ دیکھنا منع ہے۔ جیسا کہ آیت میں مذکورہ ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ

ترجمہ۔ یعنی جب تم عورتوں سے کوئی چیز استعمال کے لئے مانگو۔ تو پردہ کے پیچھے (آڑ میں) ہو کر مانگو۔

اسی طرح عورتوں کے لئے مردوں کو جھانکنا بھی منع ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضورؐ کی خدمت میں عبد اللہ ابن مکتومؓ (ایک نابینا صحابی) آئے تو حضور کی ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمیٰؓ بیٹھی تھیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ وہ تو اندھے ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بھی اندھی ہو۔ اس کو دیکھتی نہیں ہو۔

دیکھئے! ایک طرف حضور کی بیویاں امہات المؤمنین اور دوسری طرف نابینا شخص اور وہ بھی صحابیؓ بھلا یہاں کون سے وسوسہ کا احتمال ہو سکتا ہے۔ مگر پھر بھی پردہ کا کس قدر اہتمام کیا۔

دور حاضر میں امت محمدیہ پر اس طرح فرنگیت کی فضا غالب آ چکی ہے۔ کہ احکام اسلام سے بھی ناآشنا ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ پردہ کے متعلق کہنے اور بیان کرنے والوں کو غیر مہذب اور دقیانوسی خام خیال قرار دیا جاتا ہے اور بہت سی عورتیں ایسے مذکورہ بالا لوگوں کو عورت کے دشمن سے موسوم کرتی ہیں۔

سب سے پہلے میں ان پردہ کے دشمن مغربی رہنماؤں سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کے نزدیک تہذیب کس بلا اور آفت کو کہتے ہیں۔

کیا تہذیب اسی کا نام ہے۔ کہ کلب تھیٹروں میں غیر محرموں کے سامنے رقص کرایا جائے

کیا تہذیب فرنگی و دستور مغربی یہی ہے! کیا جدید تعلیم اسی کی طرف مدعو کر رہی ہے۔ کہ غیر مردوں کے سامنے اپنے حسن کا اظہار کریں یا نیم عریاں جسم کو بے حجابانہ طور پر حرکت دی جائے۔

اسلام عیسائیت، یہودیت ہرسہ مذاہب کے رہنما بے پردگی کی تحریم کے قائل ہیں۔ اگر اس بات پر یقین کامل نہ ہو۔ تو ہر مذہب کے پیشواؤں سے اس کے متعلق استفتاء کیا جائے وضاحت ہو جائے گی۔

بلکہ یوں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جدید تعلیم کے رنگیلے لوگوں کی عورتیں وغیرہ جب اپنی عبادت گاہوں میں جاتی ہیں۔ تو یہ اپنے وہی نیم عریاں جسم کو جسے عام طور پر بازاروں اور گلیوں میں نمائش کرتی پھرتی ہیں۔ وہاں جا کر کیوں چھپاتی ہیں۔ ان سے دریافت کیا جائے کہ کیا خدا ہر جگہ حاضر نہیں کہ صرف عبادتگاہ ہی میں جسم چھپایا جاتا ہے۔ دوسری جگہوں میں اسے عریاں کیا جاتا ہے۔ کیا دوسری جگہوں میں خدا نہیں دیکھتا؟

بعضوں کا جو یہ دعویٰ ہے۔ کہ عقلمند انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کا یہی فیشن ہو چلا ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ دعویٰ صراحۃً کاذب ہے۔ بلکہ دنیا میں اسی فیصدی ایسے حضرات ہیں۔ جو باوجود انگریزی تعلیم کے مذہب پر اٹل اور پردہ کو لازم سمجھتے ہیں۔

اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ عقلمند لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ پردہ نہ کیا جائے۔ تو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ عقلمند لوگ بازاروں میں بالکل جسم برہنہ پھرنے لگیں۔ یا کسی کو گالیاں دینے یا پتھر مارنے یا خودکشی کرنے لگیں۔ تو آپ ان کے لئے بھی تو رائے قائم کریں گے۔ کہ دیوانہ ہیں عقلمند نہیں پھر بھی اگر ان ہی عاقلوں کی پیروی کرنا مقصود ہے۔ تو کئی مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ کہ بہت سے انگریزی داں لوگوں نے باوجود مغربی تعلیم یافتہ ہونے کے خودکشی کر لی۔

بتائیے۔ پھر آپ نے کیوں ان کی پیروی نہیں کی؟

ناظرین کرام! مذہب اسلام نے دیگر مذاہب کی تقلید کا حکم ہرگز نہیں دیا۔ اسلام خود ہی رشد و ہدایت کا بیش بہا نجات دہندہ چشمہ ہے۔ یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ہم اس سے سیرابی حاصل نہیں کرتے۔ اس میں اسلام کا کیا قصور؟

اسلام نے تو اس طرح سبق سکھایا کہ من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جو شخص جس قوم کی مشابہت کرے گا۔ تو وہ قیامت کے روز اسی قوم میں شمار کر کے اٹھایا جاوے گا۔

کیا آپ مغضوب علیہ امتوں کے ساتھ روز جزا میں حاضر ہونا پسند کرتے ہیں؛ یا امت محمدیہ میں۔

آج کل فرقہ پرست لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ اسلام نے پردہ کا حکم لگا کر عورتوں کو مقید و محبوس کر چھوڑا اگر

ایم عبدالرحمن لودھیانوی (شیخوپورہ)

اسلام کا اہم ترین رُکن (نماز)

(۲)

چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوتا۔

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔ یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ (۱۳) پے درپے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھوئے

مستحبات وضو

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا۔ دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف مُنہ کرکے بیٹھنا۔ (۵) پاک اُونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

مکروہات وضو

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا۔

نواقض وضو

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا۔ یا ان دونو راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔ (۲) ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہ جانا (۴) مُنہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ (۷) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

دعا بعد وضو

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

ترجمہ۔ اے اللہ! مجھے رجوع کرنے والے اور پاک لوگوں میں سے بنا دے

فرائض غسل

(۱) کُلّی حلق تک کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا

فرائض غسل

(۱) کُلّی (حلق تک) کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) تمام بدن پر پانی بہانا

طریقہ غسل

اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے۔ پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ کُلّی کرے۔ ناک میں پانی ڈالے

حدثِ اکبر یا جنابت کے بعد غسل کرنے سے بدن پاک ہو جاتا ہے۔

موزوں پر مسح

تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے (۱) چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں (۲) وہ اُونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ (۳) وہ اُونی سُوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں۔

اگر آدمی اپنے گھر یا رہنے کی جگہ پر ہو تو ایک دن اور ایک رات گزرنے پر موزوں پر مسح کرے اور سفر میں ہو تو تین دن اور تین رات تک مسح جائز ہے۔

نجاستِ حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کپڑے پر ہو یا بدن پر تین بار دھولینے سے پاک ہو جاتی ہے کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے وضو یا غسل کرتے وقت اسراف (زیادہ پانی خرچ کرنا) نہیں چاہیے۔ غسل کے حاجتمند کو نہ مسجد میں جانا چاہیے نہ

بقیہ پردہ

ساتھ ہی ساتھ ان کو عورتوں کی بے پردگی کے نقصانات سے بھی روشناس ہونا چاہیے

جیسا کہ آئے دن یہ خبریں اخبارات وغیرہ میں شائع ہوتی ہیں۔ کہ آج فلاں لڑکی فلاں کے ساتھ فرار ہوگئی۔ اسی طرح کالج کے مغربی تعلیم کے رنگیلے مرد و زن باہمی ناجائز تعلقات پیدا کرلینے کے بعد فرار ہو جانے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔

یہی عورتوں کی آزادی و بے حجابی کے صلے مل رہے ہیں۔ ان میں ان بیچاریوں کا بھی کیا گناہ؟ ابتدا ہی سے پردہ سے واقف نہیں کرایا جاتا اور بجائے اس کے ان کے دماغ میں پردہ کو جنجال اور قید سے تشبیہ دی جاتی ہے وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ

؎ خدا معلوم کیا ہوئی غیرت ماؤں کی باپوں کی
نظر آتی ہیں بازاروں میں جن کی بیٹیاں ننگی

پہلے ہی سے بے حجابی کی تعلیم دی گئی اب اخبارات میں شائع کرانے سے کیا فائدہ؟ دراصل بے پردگی کی بنیاد مردوں ہی کی لاپرواہی ہے۔ بقول اکبر الہ آبادی کے ؎

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا!
پوچھا یہ میں نے اُن سے تمہارا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا!

بعض بعض جگہ تو پردہ کو قطعاً بھلا دیا گیا ہے۔ خدارا دین سے بیزاری مت اختیار کرو۔ دین کے دشمن مت بنو۔ بنی اسرائیل کی طرح تاویلات سے مت کام لو، روزِ محشر سے خوف کرو۔ عذاب الٰہی جو کہ سابقہ اُمتوں پر مسلط کیا گیا۔ اس کو ہرگز فراموش نہ کرو، بلکہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل پیرا ہوتے ہوئے احکام خداوندی کی رسی مضبوط پکڑو اللہ تعالٰے راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

قرآن کو ہاتھ لگانا چاہیے۔ بے وضو کلمہ، قرآن اور درود وغیرہ پڑھنا سب جائز ہے۔ کاغذ سے استنجا کرنا ہرگز درست نہیں خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ

محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

راہیں ننگی کرکے پیشاب نہیں کرنا چاہیے

اگر بیماری کی وجہ سے غسل کرنا۔ نقصان کرتا ہو۔ اور وضو نقصان نہ کرے۔ تو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ اور وضو کی جگہ وضو۔

تیمم

جب پانی نہ مل سکے یا پانی کے استعمال سے ضرر ہوتا ہو۔ تو تیمم جائز ہے۔ پہلے پاک ہونے کی نیت کرے۔ پھر پاک مٹی پر دونو ہاتھ مار کر جھاڑے اور بعد ازاں چہرہ پر مل لے۔ پھر دوسری دفعہ دونو ہاتھ مٹی پر مار کر دائیں اور بائیں بازؤں پر کہنیوں تک پھیرے۔

قضائے حاجت کے وقت کعبہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا حرام ہے

آداب مسجد

گھر سے وضو کر کے آئے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے۔ اور دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ۔ اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے

اعتکاف کی نیت بھی کرے بڑا ثواب ملے گا۔

حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پیاری جگہیں اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں۔ اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک بازار ہیں۔ مسجد میں آکر دُنیوی باتیں کرنا اسی طرح وضو کرتے وقت (سوائے ضرورت شدید کے) ناجائز ہیں۔

مسجد میں کچا پیاز، مولی یا حقہ سگریٹ پی کر بغیر منہ کو پاک صاف کئے ہوئے آنا منع ہے۔ چھوٹے بچوں کو مسجدوں میں لانا نہیں چاہیے۔ مسجد میں غیر مشروع رسم ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ مسجد میں خرید و فروخت کرنا ممنوع ہے۔

مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے۔ اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کے سب چھوٹے چھوٹے گناہ بخشدیگا اور جنت میں داخل کرے گا۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی پوچھ ہوگی۔ نمازیوں کے ہاتھ، پاؤں، اور منہ قیامت کے دن آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے۔ نمازیوں کا حشر کے دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا۔ اور بے نمازیوں کا حشر فرعون، ہامان اور قارون اور بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔

جب سات برس کی اولاد ہو جائے تو ماں باپ کو حکم ہے۔ کہ اُن سے نماز پڑھوائیں اور جب دس برس کی ہوجائے تو مار کر پڑھوائیں۔ نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں جس طرح ہوسکے نماز ضرور پڑھے۔

حدیث۔ عبدالرحمٰن بن عمرو بن عاصؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا۔ کہ جس شخص نے نماز کی حفاظت کی۔ نماز اُس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی۔ اور اُس کے ایمان کی دلیل ہوگی۔ اور اُس کے لئے ذریعہ نجات قرار دی جائے گی۔ اور جس شخص نے اُس کی حفاظت نہ کی۔ نہ اُس کے لئے نور ہوگی۔ اور نہ ایمان پر دلیل بنے گی۔ اور نہ اُس کے لئے ذریعہ نجات ہوگی۔ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ یعنی دوزخ میں (رواہ احمد، دارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

حدیث۔ ابوذرؓ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے۔ یا جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز کو جان بُوجھ کر مت چھوڑو جس شخص نے جان بُوجھ کر چھوڑ دیا۔ اُس کی حفاظت کی ذمہ داری جاتی رہی اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر بُرائی کی کنجی ہے

شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر پانچ کردی گئیں۔ اور ثواب پچاس ہی کا ملے گا۔ کیونکہ ہر نیکی کا دس گناہ ثواب ملتا ہے۔

ہمیشہ باوضو رہنا کمال ایمان کی دلیل ہے۔

ایمان اور شرک میں فرق کرنے والی چیز نماز کا پڑھنا اور چھوڑ دینا ہے۔ یعنی نماز چھوڑ دینے میں شرک کا خطرہ (العیاذ باللہ)

احسان کے معنی اخلاص کے ہیں۔ حضرت عمر بن الخطابؓ راوی ہیں۔ کہ حدیث جبرئیل میں احسان کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ احسان کے معنی یہ ہیں کہ تُم خدا کی اس طرح عبادت کرو۔ کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو کم از کم یہ خیال کرلو کہ خدا ہم کو دیکھ رہا ہے (مشکوٰۃ کتاب الایمان)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز کی نیت باندھتے وقت یہ پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

ترجمہ۔ (میں نے اپنے منہ کو اُسی کی طرف متوجہ کرلیا سب سے یکسو کر جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں شرک کرنے والا نہیں)

دل میں یا زبان سے کہے کہ میں فلاں وقت کی نماز، اتنی رکعتیں قبلہ رو اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے پڑھتا ہوں۔ دونو ہاتھ کانوں کی لو تک اُٹھائے اور ہتھیلیاں قبلہ رو ہوں (جیسا کہ حاجی لوگ بعد طواف خانہ کعبہ حجر اسود کی طرف جگہ نہ ملنے کی وجہ سے دور سے اشارہ کر دیتے ہیں)۔ آنکھیں سجدہ کی جگہ ہوں۔ ہاتھ ناف

کے اوپر باندھیں - دائیں ہاتھ سے بایاں پہنچا اس طرح پکڑے کہ درمیان کی تین اُنگلیاں بائیں ہاتھ کے بازو پر ہوں - اور دایاں انگوٹھا اور سب سے چھوٹی انگلی بائیں ہاتھ کے نیچے حلقہ بناتے ہوئے بازو کو پکڑے رکھیں - پھر سُبْحَانَکَ اللّٰہُ آخر تک پڑھے پھر بسم اللہ اَعُوْذُ بِاللہِ الخ اور اَلْحَمْدُ شریف الخ پڑھے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آہستہ سے آمین کہے پھر کوئی سورت ملائے - قرأت کے وقت الفاظ درست نکلنے چاہئیں ص - س ث - ذ - ض - ظ یا ح - ہ امتیاز بھی لازمی ہے - پھر رکوع کرے -

تولیہ سر پر رکھ کر نماز پڑھنا یا ایسے لباس میں نماز پڑھنا - جس کو پہن کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا عار سمجھے مکروہ ہے - برہنہ سر نماز خلاف ادب ہے ٹخنوں کے نیچے پاجامہ یا تہبند نہیں ہونا چاہئے - اس کے متعلق سخت وعید ہے سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز جائز نہیں ہوتی

رکوع میں نظر پاؤں پر ہونی چاہئے اور ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں اور مضبوطی سے پکڑنا چاہئے رکوع میں پشت بالکل سیدھی ہو - اگر پانی کا پیالہ بھی رکوع کی حالت میں پشت پر رکھا جائے - تو نہ گرے - اور تسبیح اطمینان سے تین، پانچ دفعہ پڑھنی چاہئے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم معنوں کا تصور ذہن میں رکھنا چاہئے - تبھی احسان کا مرتبہ نصیب ہوگا - نماز میں دکھلاوا مقصود نہ ہو -

قومہ

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ - رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ - بھی ٹھیک ہونا چاہئے - اور عاجزی و اطمینان سے کرنا چاہئے - جلدی ہرگز نہیں کرنی چاہئے - پھر سجدہ کرے - سجدہ میں پیٹ زانو سے علیحدہ ہو - بازو بغل سے جُدا ہوں - پیٹ زمین سے اونچا ہو - سر اور ناک زمین پر ہو - کہنیاں ہرگز زمین پر نہ بچھائی جائیں دونوں پَیر اُنگلیوں کے بل کھڑے ہوئے ہوں - اور اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو - اُنگلیاں ملی ہوئی ہوں - اور کانوں کے مقابل زمین پر رکھی جائیں - سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ، ناک اور سر رکھنا چاہئے - سجدہ سے فارغ ہوتے وقت پہلے سر پھر ناک پھر ہاتھ اور بعد ازاں گھٹنے اُٹھانے چاہئیں - عام طور پر دیکھا جاتا ہے - کہ لوگ ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے - سجدہ کرنے کے بعد جلسہ ٹھیک پوری طرح ہونا چاہئے - ورنہ نماز ہرگز درست نہ ہوگی - یہ واجب ہے پھر دوسرا سجدہ کرے -

نماز میں اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا - سجدہ گاہ پر نگاہ قائم نہ رکھنا (جیسا کہ عام عادت ہے) مکروہ ہے -

نماز میں کہنیوں کو ڈھانپ کر نہ رکھنے سے نماز مکروہ ہوجاتی ہے - ٹوپی یا پگڑی نماز پڑھتے وقت گر جائے - تو افضل یہ ہے - کہ اُسی حالت میں اُسے پہن لے - بشرطیکہ اس کے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے -

سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ دفعہ دل لگا کر پڑھے - سب سے زیادہ قریب بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے - لہٰذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو - سجدہ کرتے وقت نگاہ ناک پر رکھے - اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر اور الحمد شریف پڑھ کر کوئی اور سورۃ ملائیں - بعد ازاں پہلی رکعت کی طرح تمام تسبیحات رکوع، قومہ اور سجدہ میں پڑھیں - پھر قعود میں التحیات درود شریف اور کوئی دعا پڑھ کر دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیر دیں - اور سلام کرتے وقت فرشتوں اور نمازیوں پر سلام کرنے کی نیت کریں

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں -

۱- نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا

۲- قیام کرنا یعنی کھڑے ہونا -

۳- قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا -

۴- رکوع کرنا

۵- دونوں سجدے کرنا -

۶- نماز کے اخیر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے - اُتنی دیر بیٹھنا

اگر ان میں سے ایک بات بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی - خواہ قصداً چھوٹے یا بھولے سے،

واجبات نماز

۱- الحمد پڑھنا اور اس کے ساتھ کوئی سُورۃ ملانا - ہر فرض اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا یعنی پہلے کھڑے ہوکر الحمد پڑھنا پھر سورۃ ملانا -

۲- پھر رکوع کرنا - پھر سجدہ کرنا -

۳- دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا -

۴- دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا -

۵- وتر کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنا - السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہکر سلام پھیرنا -

اگر واجبات میں سے کوئی چیز قصداً چھوڑ دے - تو نماز نکمی اور خراب ہو جاتی ہے - اور دوبارہ نماز پڑھنی پڑتی ہے - اور اگر بھولے سے چھوٹ جاوے - تو سجدہ سہو کرلینے سے نماز ہوجائے گی -

علاوہ اس کے بعض چیزیں سنت ہیں - اور بعض مستحب ہیں - نماز میں جب جمائی آئے تو منہ خوب بند کرے - اگر کسی طرح نہ رُکے - تو ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے روکے - کھانسی کو روکے اور ضبط کرے -

ارشادات نبوی

حدیث

۱- تم میں سے کسی کی نماز اُس وقت قبول نہیں ہوتی - جب تک کہ وہ رکوع و سجود میں کمر سیدھی نہ کرے (اطمینان سے رکوع و سجود نہ کرے)

(متفق علیہ)

نماز کی چوری یہ ہے - کہ رکوع وسجود پورے اور اچھی طرح نہ کئے جائیں -

۲- جماعت سے نماز پڑھنے کا اپنے گھر اور دوکان پر نماز پڑھنے سے پچیس بلکہ ۲۷ درجہ زیادہ ثواب ہے - اور یہ اس طرح ہے کہ جب خوب احتیاط سے وضو کیا - اور پھر محض نماز کی نیت کے ساتھ گھر سے نکلا - تو ایک ایک قدم پر اُس کے درجات بڑھیں گے - اور گناہ معاف ہوں گے -

باقی آئندہ

جناب محمد شفیع عمر الدین (سانگھڑ)

حُسنِ خلق

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی کے بارے میں فرمایا۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝

(القلم آیت - ۴)

ترجمہ - اور بے شک آپ تو بڑے خوش خلق ہیں۔

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق کا حال دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ (الست تقرا القران) کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ جواب دیا گیا (بلیٰ) بے شک ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔

(فان خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان القران) آپ کا خُلق قرآن تھا۔ (ابن کثیرؒ)

اب

ہر کلمہ گو پر فرض ہے۔ کہ اپنے اخلاق اُسوۂ حسنہ کے مطابق سدھارے

اور

یہ تب ممکن ہوگا۔ کہ جب وہ قرآن کریم کے سب اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہوگا۔

نیز آپ کی بعثت سے سب اچھے اخلاق کی تکمیل ہوگئی ہے اب قرآن کریم اور اس کی عملی شرح حدیث شریف مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ انہیں کسی دوسرے اخلاقی کوڈ (CODE) کی تلاش کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اسلام جیسی بلند اخلاقی کہیں ملنی ناممکن ہے۔ اسلام بہترین اخلاق سکھاتا ہے۔

حدیث۔ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ۔ (موطا امام مالکؒ)

ترجمہ۔ آپ نے فرمایا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں۔ کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کر دوں۔

حُسنِ خلق کیا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ حُسنِ خلق یہ ہے۔ کہ

۱۔ لوگوں کے ساتھ کشادہ پیشانی سے پیش آئے۔
۲۔ دورانِ گفتگو صرف اچھی باتیں کرے
۳۔ مخلوق کو ایذا نہ پہنچائے۔

(ریاض الصالحین)

حُسنِ خلق دین کا ایک رکن ہے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:۔

"ساری مخلوق عمر کی کشتی پر سوار ہوکر اس دنیا کا سفر ختم کر رہی ہے۔ اس لئے آخرت کے مسافروں (مسلمانوں) کو اس مسافر خانہ کے ہم سفر مسافروں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنا دین کا ایک رکن ہے" (اربعین)

ہر نیک بات حُسنِ خلق ہے

حدیث۔ حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔

آپ نے فرمایا۔ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ نیکی حسن خلق کو کہتے ہیں۔

وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اور تو نہ چاہے لوگوں کو تیرے اس گناہ کا حال معلوم ہوجائے (مشکوٰۃ)

اچھے اخلاق والا ہی بہترین شخص ہے

حدیث۔ (عن عبد اللہ بن عمرؓ) اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ (ریاض الصالحین)

ترجمہ۔ وہ شخص تم میں بہترین ہے۔ جس کے اخلاق اچھے ہوں

قیامت کے دن نامۂ اعمال میں سب سے وزنی چیز حُسنِ خلق ہی ہوگی

حدیث۔ حضرت ابی درداؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن بندے کے اعمال کے ترازو میں حُسنِ خُلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فحش اور بے ہودہ بکنے والے کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حُسنِ خلق جنت میں لے جانے والا عمل ہے

حدیث۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ (ریاض الصالحین بحوالہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ جنت میں آدمی کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے؟ پھر فرمایا (وہ ہے)

۱۔ اللہ کا ڈر
۲۔ اور حُسنِ خلق

اور فرمایا جانتے ہو دوزخ میں لوگوں کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے؟ فرمایا (وہ ہے)

۱۔ منہ
۲۔ اور شرمگاہ

(ف) ان دونوں کا غیر شرعی استعمال دوزخ میں لے جانے والی چیز ہے۔

رزق میں فراخی اور درازی عمر رشتہ داروں کیساتھ نیک سلوک کرنے سے حاصل ہوتی ہے

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو وسعت رزق اور درازی عمر

مسرت انگیز معلوم ہوتی ہو۔ تو وہ برادری کے ساتھ سلوک کرے (بخاری)
حضرت یحیٰ بن معاذ رضؓ فرماتے ہیں کہ حُسن خلق روزی کا خزانہ ہے۔
(احیاء علوم الدین امام غزالیؒ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی کا ایک واقعہ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ اور آپؐ نجران کی بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ جس کے کنارے موٹے تھے۔ راستہ میں آپؐ کو ایک دیہاتی ملا۔

جس نے آپؐ کی چادر کو پکڑ کر اس قدر سختی سے اپنی طرف کھینچا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب کھنچ کر آ گئے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کی چادر کے کنارے نے آپ کی گردن (مبارک) پر نشان ڈال دیا۔ پھر دیہاتی نے کہا کہ محمدؐ! تمہارے پاس اللہ کا جو مال ہے۔ اس میں سے مجھ کو کچھ دلوائیے۔ حضورؐ نے اس کی طرف دیکھا، مسکرائے، اور پھر آپؐ نے اس کو کچھ دینے کا حکم دے دیا۔ (مشکوٰۃ)

حسن اخلاق، ضبط اور تحمل وغیرہ کا کتنا بلند پایہ یہ واقعہ ہے۔ جس سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں

دوسرا واقعہ

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ کہتے ہیں۔ کہ غزوۂ حنین میں سے واپسی پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ کہ دیہاتی آپ سے لپٹ گئے۔ اور مال غنیمت مانگنے لگے۔ اور یہاں تک آپؐ کو تنگ کیا کہ آپؐ کو کیکر کے ایک درخت کے نیچے لے گئے۔ کیکر کے درخت نے آپؐ کی چادر کو اُچک لیا (یعنی آپؐ کی چادر کانٹوں میں اُلجھ گئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا مجھ کو میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چار پائے (جانور) ہوتے تو میں ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔ اس وقت تم مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور بددل نہ پاتے (مشکوٰۃ)

تیسرا واقعہ

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ کچھ یہودی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے۔ اور (السلام علیکم کی بجائے) کہا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ یعنی آپؐ پر موت پڑے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ اللّٰہِ یعنی تم پر پڑے اور اللہ کی لعنت تم پر ہو۔ اور اللہ کا غضب تم پر ہو۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضؓ نرمی اختیار کرو۔ سخت کلامی اور بے ہودہ گوئی سے پرہیز رکھو۔

میں نے عرض کیا۔ کیا حضورؐ نے اُن کا قول نہیں سنا؟

آپؐ نے فرمایا تم نے میرا جواب نہیں سنا۔ (جواب صرف یہ تھا۔ عَلَیْکُمْ یعنی تم پر)

میں نے جو جواب دیا تھا۔ وہ ان کے بارہ میں قبول ہو گا۔ اور ان کی بددعا میرے بارہ میں قبول نہ ہو گی۔ (بخاری)

اسلام ذمیوں کے ساتھ بھی حُسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کے ساتھ احسان و سلوک کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔

ایک واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام سے واپس لوٹ رہے تھے۔ تو آپ کا گزر اُن لوگوں پر ہوا۔ جو دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے۔ اور روغن زیتون ان کے سروں پر ڈالا جا رہا تھا۔

آپ کو بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ جزیہ دینے سے گریز کرتے ہیں۔

آپ نے پوچھا کیوں؟

کہا اس لئے کہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس دینے کو کچھ نہیں۔

اس پر آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جو ان کے بس کی بات نہیں اس پر تکلیف نہ دو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ لوگوں کو تکلیف نہ دو۔ کیونکہ جو لوگ دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن تکلیف دے گا۔ چنانچہ ان سب کو چھوڑ دیا گیا۔

دوسرا واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک مکان پر سے ہوا دیکھا کہ اس کے دروازے پر ایک ضعیف العمر اندھا سوال کر رہا ہے۔

آپ نے اس سے مانگنے کی وجہ دریافت فرمائی۔

اس نے جواب دیا۔ کہ میں بھیک مانگنے پر مجبور ہوں۔ کیونکہ میں بوڑھا ہوں۔ مجھے ضرورت بھی ہے۔ اور جزیہ بھی دینا ہے۔ آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر تک لے گئے۔ اور گھر میں سے کچھ لاکر اسے دیا۔ اور اس کا جزیہ معاف کر دیا۔

(ازالۃ الخفاء حضرت شاہ ولی اللہؒ)

دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ الْاَھْوَاءِ۔

(ریاض الصالحین)

یعنی یا اللہ مجھے گندے اخلاق، گندے اعمال اور نفس کی گندی خواہشات سے بچائیے۔ آمین یا الہ العالمین

چند احکام

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَاتَشْرِبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

ابی الدرداء رضؓ نے کہا مجھ کو میرے ایک دوست نے یہ نصیحت کی ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہ تو کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دے اگرچہ تیرے (جسم کے) ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھ کو آگ میں جلا دیا جائے اور یہ کہ فرض نماز کو جان کر نہ چھوڑ اس لئے کہ جس نے فرض نماز کو دانستہ ترک کیا اس سے اسلام بری الذمہ ہے۔ اور یہ کہ تو شراب کو نہ پی اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی ہے

جناب اسیر عبدالرحمن لودھیانوی (شیخوپورہ)

زبان کی حفاظت

حق تعالےٰ نے انسان کو دو آنکھیں اور ایک زبان دی ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ دیکھنے کی نسبت بولنا کم چاہئے۔ کیونکہ دیکھنے میں خیر و شر شامل ہے اور بولنا سوائے بھلائی کے اچھا نہیں اسی واسطے ایک زبان پر دو نگہبان مقرر فرمائے ہیں۔ یعنی دو ہونٹ تاکہ زبان کو لگام میں رکھیں۔

وَمَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۝ (سورۃ ق پ ۲۶ رکوع ۱۶)

ترجمہ۔ اور نہیں کہتا انسان کوئی بات مگر یہ کہ اُس کے نزدیک نگہبان مقرر ہے جو اسی کام کے واسطے تیار ہے لکھنے کو تیار ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دو فرشتے خدا کے حکم سے ہر وقت اُس کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ جو لفظ اُس کے منہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں داہنے والا نیکی اور بائیں طرف والا بدی۔

حدیث صحیح میں ہے۔ کہ جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ پس اُسے چاہئے۔ کہ اچھی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے۔ (ترمذی)

اور ترمذی میں عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کہ نجات کس چیز میں ہے فرمایا کہ اپنی زبان کو بند کر اور گھر میں بیٹھ رہ اور اپنے گناہوں پر رو۔

پہلے بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ انسان کی زبان ایک مہلک اژدھا ہے کہ سوراخ اس کا دہن ہے۔ اور کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ کہ اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدِغَنَّكَ اِنَّهٗ ثُعْبَانٌ

(اے انسان! اپنی زبان کو نگاہ میں رکھ۔ کہ تجھ کو کاٹ نہ کھائے۔ کیونکہ وہ تو اژدھا ہے۔

پہلے بات کو تولو پھر مُنہ سے بولو

اور امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ جب آدمی بات کرنی چاہے۔ تو پہلے اُس کو فکر کرنا چاہئے۔ اور اپنے دل سے مشورہ لے پھر اگر جانے کہ میرے بات کرنے میں سراسر مصلحت ہے اور اس میں کسی طرح دین و دنیا کی مضرت نہیں تو البتہ بات کرے۔ اور اگر مضرت کا شک بھی ہو۔ تو ہرگز اُس بات کو کرنا روا نہیں ہے۔ پھر اُس بات کا کہاں ٹھکانا جس میں مصلحت نہ ہو۔ اور مضرت ظنی یا یقینی ہو۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں ہے۔ کہ جب آدمی صبح کو اُٹھتا ہے۔ تو اس کے تمام اعضاء اور جوارح زبان کے آگے عاجزی اور زاری کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے ظالم! انصاف کر، کہ ہم سب تیری اچھائی اور بُرائی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر تو سیدھی راہ پر رہے گی تو ہم بھی نجات پائیں گے۔ ورنہ تیرے کہے پر ہم بھی گرفتار ہوں گے۔

(تفسیر عزیزی)

شواہد قرآنی

۱۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ۝

(سورۃ البلد پ ۳۰ رکوع ۱۵)

ترجمہ۔ کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دئے؟ اور ہم نے اُس کو دونوں راستے بتلا دئے ہیں۔

یعنی خیر و شر کے تاکہ بُرائی کے طریق سے بچے اور بھلائی والے راستہ پر چلے۔ سو اس کا بھی مقتضی (تقاضہ) یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کا تابع ہوتا مگر وہ شخص دین کی گھاٹی میں سے ہوکر نہ نکلا دین کے کاموں کو گھاٹی اس لئے کہا کہ یہ نفس پر شاق (بھاری) ہے

مطلب

کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں۔ جن سے الوان و اجسام کے ادراک و سیر عجائب قدرت و کثیر منافع حیات اور اپنے تحفظ پر قادر ہوا۔ پس جب کہ اللہ دوسروں کو بینائی دینے والا ہے۔ تو وہ خود لوگوں کے احوال و افعال پر بینا نہیں ہوگا؟ اور کیا اس نے زبان نہیں دی ہے؟ جس سے اظہار ما فی الضمیر کرسکے۔ اور دو ہونٹ نہیں دئے؟ جو کھانے پینے میں، حفظ دہن ہیں۔ اور حسن وجہ میں ممین ہیں

۲۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۝

(سورۃ بنی اسرائیل پ ۱۵ رکوع ۴)

ترجمہ۔ اور جس بات کی تجھے خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔ بے شک کان۔ آنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔

مطلب

بے تحقیق بات زبان سے مت نکال، نہ اُس کی اندھا دھند پیروی کر۔ آدمی کو چاہئے۔ کہ کان، آنکھ اور دل و دماغ سے کام لے اور بقدر کفایت تحقیق کرکے کوئی بات منہ سے نکالے یا عمل میں لائے، سُنی سنائی باتوں پر بے سوچے سمجھے یونہی اٹکل پچو کوئی قطعی حکم نہ لگائے یا عمل درآمد شروع نہ کر دے۔ اس میں جھوٹی شہادت دینا غلط تہمتیں لگانا بے تحقیق باتیں سن کر کسی کے درپئے آزار ہونا۔ یا بُغض و عداوت قائم کرلینا باپ دادا کی تقلید یا رسم و رواج کی پابندی میں خلاف شرع اور ناحق باتوں کی حمایت کرنا، ان دیکھی یا ان سُنی چیزوں کو دیکھی یا سنی ہوئی بتلانا۔ غیر معلوم اشیاء کی نسبت دعویٰ کرنا کہ میں جانتا ہوں۔ یہ سب صورتیں اس آیت کے تحت میں داخل ہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ قیامت کے دن تمام قوئی کی نسبت سوال ہوگا۔ کہ اُن کو کہاں کہاں استعمال کیا تھا۔ بے موقع تو استعمال نہیں کیا

۳۔ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ

ترجمہ۔ اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو۔ بھلا تم میں کسی کو خوش لگتا ہے۔ کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ سو تم کو اس سے گھن (کراہت) آتا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

مطلب

مسلمان بھائی کی غیبت کرنا ایسا گندہ اور گھناؤنا کام ہے۔ جیسے کوئی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھائے کیا اس کو کوئی انسان پسند کرے گا۔ بس سمجھ لو کہ غیبت اس سے بھی زیادہ بری حرکت ہے۔ ان نصیحتوں پر کار بند وہی ہوگا جس کے دل میں خدا کا ڈر ہو۔ یہ نہیں تو کچھ نہیں، چاہیے۔ کہ ایمان و اسلام کا دعویٰ رکھنے والے واقعی طور پر اس خداوند قہار کے غضب سے ڈریں۔ اور ایسی ناشائستہ حرکتوں کے قریب نہ جائیں۔ اگر پہلے کچھ غلطیاں اور کمزوریاں سرزد ہوئی ہیں۔ تو اللہ کے سامنے صدق دل سے توبہ کریں وہ اپنی مہربانی سے معاف فرمادیگا۔

۴۔ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ (پ ۲۶ ع ۱۴)

ترجمہ۔ اور ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ۔ اور چڑانے کے لئے ایک دوسرے کے نام نہ دھرو۔ ایمان کے پیچھے گنہگاری برا نام ہے۔

اس سے اوپر والی آیت میں بتلایا ہے۔ کہ ایک دوسرے کا تمسخر اور استہزا نہ اڑائیں۔ ذرا سا بات ہاتھ لگنے پر کسی کا ہنسی مذاق نہ اڑاؤ۔ ایک جماعت دوسری جماعت سے نہ مسخراپن کرے۔ نہ ایک دوسرے پر آواز کسے۔ نہ کھوج لگا کر عیب نکالے جائیں۔ اور نہ برے ناموں اور برے القابوں سے فریق مقابل کو یاد کیا جائے ان باتوں سے دشمنی اور نفرت میں ترقی ہوتی ہے۔ اور فتنہ و فساد کی آگ زیادہ تیزی سے پھیلتی ہے۔ سبحان اللہ! کیسی بیش بہا ہدائتیں ہیں۔ آج اگر مسلمان سمجھیں تا اُن کے سب سے بڑے مرض کا مکمل علاج سورہ حجرات میں موجود ہے۔

جو شخص کسی عیب میں مبتلا ہو۔ اور وہ اُس کا اختیاری نہ ہو یا ایک گناہ سے توبہ کرچکا ہے۔ چڑانے کے لئے اس کا ذکر کرنا بھی جائز نہیں۔ جب ایک شخص مسلمان ہوچکا۔ اور ایمان لے آیا۔ تو اُس کو یہودی یا نصرانی وغیرہ کہہ کر پکارنا نہایت بری حرکت ہے۔

۵۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ (سورۃ الھمزۃ پ ۳۰ ع ۲۹)

ترجمہ۔ خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی۔

مطلب

طعنہ زنی اور عیب جوئی کا منشا تکبر، اور تکبر کا سبب مال ہے۔ جس کو مارے حرص کے ہر طرف سے سمیٹتا ہے اور مارے بخل کے گن گن کر رکھتا ہے۔ کہ کوئی پیسہ کہیں خرچ نہ ہو جائے۔ یا نکل کر بھاگ نہ جائے۔ اکثر بخیل مالداروں کو دیکھا ہوگا۔ کہ وہ بار بار روپیہ شمار کرتے اور حساب لگاتے رہتے ہیں۔ اسی میں اُس کو مزہ آتا ہے۔

۶۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ (سورۃ القلم پ ۲۹ ع ۳)

ترجمہ۔ اور آپ کہنا نہ مانیں۔ کسی قسمیں کھانے والے بیقدر کا طعنہ دے چغلی کھاتا پھرے بھلے کام سے روکے، حد سے بڑھنے والا گنہگار ہے۔

مطلب

جس کے دل میں خدا کے نام کی عظمت نہیں۔ جھوٹی قسم کھا لینا ایک معمولی بات سمجھتا ہے۔ اور چونکہ اُس کی باتوں پر لوگ اعتبار نہیں کرتے۔ اس لئے یقین دلانے کے لئے بار بار قسمیں کھا کر بے قدر اور ذلیل ہوتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں۔ کہ یہ سب کافر کے وصف ہیں۔ آدمی اپنے اندر دیکھے تو یہ خصلتیں چھوڑے۔

(حضرت مولانا عثمانیؒ)

۷۔ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ (سورۃ البقرۃ پ ۲ ع ۱۲)

ترجمہ۔ اور اللہ کے نام کو اپنی قسمیں کھانے کے لئے نشانہ نہ بنو۔

مطلب

یہ ہے۔ کہ برے کاموں کے کرنے کے لئے اپنی قسموں میں خدا کے نام کو مت ذریعہ بناؤ۔ تمہاری کوئی بات ظاہری اور باطنی اُس سے مخفی نہیں اس لئے نیت قلبی اور قول لسانی دونوں میں احتیاط لازم ہے۔ جو قسم جان بوجھ کر کھائے کہ جس میں دل بھی زبان کے موافق ہو۔ اُس قسم کے توڑنے پر کفارہ لازم آئے گا۔

۱۔ یا تو متواتر تین روزے رکھے۔
۲۔ یا دس مسکینوں کو بٹھا کر کھانا کھلاوے۔ یا صدقہ فطر کے برابر ہر مسکین کو غلہ یا اُس کی قیمت ادا کردے۔
۳۔ یا ایک بردہ آزاد کرے۔

۸۔ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ (پ ۱۷ سورۃ الحج ع ۱۱)

ترجمہ۔ اور جھوٹی بات سے بچتے رہو

مطلب

جھوٹی بات زبان سے نکالنا یا جھوٹی شہادت دینا۔ اللہ کے پیدا کئے ہوئے جانور کو غیراللہ کے نامزد کر کے ذبح کرنا۔ کسی چیز کو بلا دلیل شرعی حلال و حرام کہنا سب قَوْلَ الزُّوْرِ میں داخل ہیں۔ جھوٹی بات کی برائی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کو یہاں شرک کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ (سورۃ الفرقان پ ۱۹ ع ۶)

ترجمہ۔ اور جو لوگ جھوٹے کام میں شامل نہیں ہوتے۔

نہ جھوٹ بولیں نہ جھوٹی شہادت دیں نہ گناہ کی مجلس میں حاضر ہوں۔

احادیث میں بڑی تاکید و تشدید سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمایا ہے۔

۹۔ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(سورۃ البقرۃ پ۲ ع۷)

ترجمہ۔ اور ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ

مثلاً چوری، خیانت یا دغابازی یا رشوت، زبردستی۔ قمار بازی ناجائز بیوع یا سود وغیرہ سے۔ ان ذریعوں سے مال کمانا بالکل حرام ہے۔ جھوٹی گواہی دے کر یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹا دعویٰ کر کے کسی کا مال نہ کھاؤ

کسے را کہ گردد زبان دروغ
چراغ دلش را نباشد فروغ
دروغ آدمی را کند شرمسار
دروغ آدمی را کند بے وقار

(سعدیؒ)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

(حٰم السجدۃ پ۲۴ ع۱۹)

ترجمہ۔ اور اُس شخص سے بہتر اور پاکیزہ تر گفتگو کرنے والا کون ہے۔ جو خدا کی راہ راست کی جانب لوگوں کو دعوت دے اور نیک کام کرے۔

نیز فرمایا۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(سورۃ البقرۃ پ۱ ع۱۰)

ترجمہ۔ لوگوں کو ہمیشہ مفید اور راہ راست کی طرف لانے والی باتیں سناؤ۔

قوت گویائی خدا کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ اور اس نعمت کا حق شکر اُسی وقت ادا ہوتا ہے۔ جب احکام الٰہی اور دین حق یعنی اسلام کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت۔ درس کلام اللہ و سنت رسول اللہ، اُسوۂ نبوی کی ترویج و اشاعت اسلام کے اخلاق عالیہ کی تلقین میں خرچ کی جائے۔

لیکن اس کی آفات اور فتنے بھی بہت بڑے ہیں۔ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنی امت کے معاملہ میں جس چیز سے زیادہ خوف و خدشہ رکھتا ہوں۔ وہ زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی صفت بیان فرمائی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

(سورۃ المومنون پ۱۸ رکوع ۱)

میرے سچے مخلص بندے لغو و فضول باتوں سے پرہیز کرتے ہیں

یہ بات تجربہ میں آچکی ہے۔ کہ کم بولنے والا شخص صاحب ہیبت و اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی ہر بات حکمت و موعظت سے معمور ہوتی ہے۔ جس زبان کے ساتھ خدا کی توحید و یکتائی کی شہادت دی گئی ہے۔ اُس سے جھوٹ، چغلی یا غیبت کا کام نہ لیں۔ اور نہ ہی اپنی زبان سے کسی مسلمان کی دل آزاری کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی یہ تعریف کی ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَّدِهٖ وَلِسَانِهٖ

ترجمہ۔ مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

افسوس کہ آج ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور ہاتھ سے تو بہت کم لیکن اپنی زبان سے دن رات دوسرے مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں مسلمانوں کی غیبت کرنی مسلمانوں پر طعنہ زنی، جھوٹی خبریں مشہور کرنا، تہمت لگانا، یہ ہمارا شیوۂ خاص اور عادت ثانی ہے۔

بھائیو! اپنے اوپر رحم کرو، زبان پر قابو رکھو۔ کسی کا عیب بیان نہ کرو۔ اگر تم اپنے ہی آپ پر نظر ڈالوگے تو سینکڑوں عیوب نظر آئیں گے۔ لہذا اپنے ہی عیوب کی اصلاح زیادہ مقدم ہے۔ کیونکہ دوسروں کی بُرائیاں تمہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔ جتنا کہ تمہاری بُرائیاں تمہیں برباد کرسکیں گی۔ اس لئے اپنی اصلاح کرو۔ اور دوسروں کی برائیوں سے آنکھ بند کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ (ترمذی)

(جو شخص خدا اور یوم آخرت پر ایمان لاچکا وہ منہ سے اچھی بات نکالے گا۔ یا چپ رہے گا۔

اس حدیث کو ہمیشہ سامنے رکھو اور جب کوئی بات کہنی ہو۔ تو سوچ لو اگر اچھی بات ہے۔ تو کہو ورنہ خاموش رہو۔

افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی مجلسوں میں سب سے زیادہ دلچسپ اور خوشگوار گفتگو وہی سمجھی جاتی ہے۔ جس میں کسی کی بُرائی بیان کی جارہی ہو خاموش زبانیں، تسبیح پڑھنے والی زبانیں ذکر الٰہی سے حرکت کرنے والی زبانیں سب کی سب اس غیبت میں معروف ہو جاتی ہیں۔ جاہل ہو یا عالم، صوفی ہو یا رند، مرید ہو یا پیر، کسی کو اس نجاست سے پرہیز نہیں ہوتا۔ شرابی شراب پیتا ہے۔ تو شرماتا ہے، بدکار بدکاری کرتا ہے تو اپنے کو گنہگار سمجھتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والوں کے دل میں ایک منٹ کے لئے یہ خیال نہیں آتا کہ وہ نجاست سے اپنی زبان آلودہ کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ غیبت زناہ سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔ صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ زناہ کرنے والا۔ جب توبہ کرتا ہے۔ تو خدا اُس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن غیبت والے کو نہیں بخشتا جب تک وہ شخص نہ معاف کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت صفیہؓ کے متعلق اشارہ سے بتایا کہ وہ پست قد ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! تم نے ایسا کلمہ کہا ہے۔ کہ اگر سمندر میں ملا دیا جائے۔ تو اس پر بھی غالب ہو جائے

حضرت عمرؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو دیکھا کہ اپنی زبان بار بار کھینچ رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ یہی انسان کو تباہ کرتی ہے۔ بزرگوں کی شان یہ تھی کہ وہ غیبت کو سننا گوارہ نہیں کرتے تھے۔ آج ہماری حالت یہ ہے۔ کہ کسی کی بُرائی سن کر اُس پر خوب حاشیہ آرائی کرتے ہیں۔

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝

ترجمہ۔ پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ مجلس ذکر صفحہ ۶ سے آگے

ہیں گئے۔ (اللہ تعالےٰ مولانا عطا اللہ شاہ بخاری کو شفا عطا فرمائے۔ (آمین) تم انگریز کے تابعدار بنو، تم جیل میں گئے۔ جب مولانا حسین احمد مدنیؒ جیل سے واپس آئے تو لوگوں کو فرمایا۔ کہ سؤروں اور کتوں سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ لیکن انگریز سے اتحاد نہیں ہو سکتا۔

انگریز تو چلا گیا ہے۔ لیکن تم ابھی تک اس کی تابعداری کرتے ہو۔ جس طرح وہ داڑھی منڈاتا تھا۔ بائیں ہاتھ سے کھاتا تھا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرتا تھا بالکل اسی طرح تم بھی کرتے ہو۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انگریز گورا تھا۔ اور تم کالے ہو۔

سنو۔ محبت رسولؐ کا دعوےٰ کرنے والو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ داڑھی کو بڑھاؤ۔ اور مونچھوں کو کترواؤ۔ لیکن تم داڑھی منڈاتے ہو۔ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سیرت سے نفرت ہے۔ اور انگریز کے تمدن اور شکل و صورت سے محبت ہے ہوش کرو کدھر جا رہے ہو۔ انگریز کی تابعداری چھوڑ دو۔ اپنی اولاد کو انگریز کے غلام بنانا چھوڑ دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار اور غلام بناؤ دین پڑھاؤ۔ قرآن کی تعلیم دو۔ ورنہ قبریں دوزخ کا گڑھا بنیں گی۔ میں کہا کرتا ہوں۔ کہ سارے لاہوری اندھے۔ مرد بھی اندھے عورتیں بھی اندھی کیونکہ تمہیں حلال۔ حرام کی تمیز نہیں ہے۔ اپنے اور پرائے کی تمیز نہیں ہے۔ جو نوجوان انگریز کے تابعدار اور وفادار علمائے کرام پر مذاق اڑاتے ہوئے مر گئے ہیں۔ اُن کی قبریں دوزخ کا گڑھا بنی ہوئی ہیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں۔ کہ جو باقی ہیں۔ وہ توبہ کریں۔ اور انگریز کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اختیار کریں۔ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھیں ورنہ اُن کا بھی وہی حال ہوگا۔ اگر تم کو یقین نہیں آتا۔ تو میں تم کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ آؤ میرے پاس ۴ سال آکر بیٹھو میں تمہاری تربیت کروں گا۔ حلال کھلاؤں گا۔ اللہ تعالےٰ تم کو بھی وہ آنکھیں عطا فرما دے گا۔ پھر تم خود دیکھوگے کہ یہ قبر دوزخ کا گڑھا ہے۔ اور یہ قبر جنت کا باغ ہے۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا۔ کہ پہاڑ اللہ تعالےٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ کھیت۔ دیواریں۔ زمین۔ گدھا گھوڑا غرض یہ کہ ہر چیز تم کو اللہ (تعالےٰ) کا ذکر کرتی ہوئی نظر آئے گی کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ کہ میں نے زمین و آسمان میں کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی۔ جو میرا ذکر نہ کرتی ہو۔

گدھا۔ گھوڑا دو ڈیوٹیاں ادا کر رہے ہیں ایک مالک حقیقی یعنی اللہ تعالےٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اور دوسرا مالک مجازی کا کام کر رہے ہیں۔ اور اُس کی مار بھی کھاتے ہیں۔ تمہیں کیا پتہ۔ تم تو سب اندھے ہو۔ مان جاؤ۔ اور اپنی اصلاح کر لو۔ انگریز کی تابعداری چھوڑ دو ورنہ بہت بُرا حال ہوگا ؂

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
صدا عیش دورہ دکھاتا نہیں

میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد کسی گمراہ مولوی یا پیر کے پیچھے نہ لگ جانا۔ کیونکہ گمراہ مولویوں اور پیروں نے بہت رسمیں نکال رکھی ہیں۔ مثلاً قوالی شریف۔ قبروں پر سجدے کرنا۔ اور ان سے مرادیں مانگنا

قوالی شریف میں ایک تالیاں مارتا ہے دوسرا طبلہ بجاتا ہے۔ تیسرا گانے گاتا ہے اور پھر اسے کہتے ہیں۔ قوالی شریف۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبلے بجایا کرتے تھے۔ کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ گانے گایا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ تالیاں بجایا کرتے تھے۔ تم نے یہ رسم کہاں سے نکالی ہے۔ سنو

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلے گا چاہے کوئی مولوی ہو۔ یا پیر ہو۔ وہ کبھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالےٰ تم کو ہدایت عطا فرمائے (آمین)

کل کو اگر تم رنڈی کے ساتھ رنڈی شریف زنا کے ساتھ زنا شریف لگا دو تو کیا وہ شریف بن جائے گا۔ ہوش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو۔ گمراہی کے راستے چھوڑ دو اور قرآن و حدیث پر عمل کرو۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اللہ تعالےٰ آپ سب کو باطن کی آنکھیں عطا فرمائے۔ اور اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلیٰ الہ واصحابہ وبارک وسلم برحمتك یا ارحم الراحمین

احباب کو نہایت ضروری

اطلاع

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ ۲۰ر جولائی ۱۹۶۱ء کو عمرہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جا رہے ہیں آپ وہاں قریباً ایک مہینہ تک قیام فرمائیں گے۔ احباب سے گزارش ہے۔ کہ اس دوران میں حضرت سے خط و کتابت نہ فرماویں

(ادارہ)

بچوں کا صفحہ

توفیقِ ادب

(ڈاکٹر عارف فاروقی۔ ملتان)

پیارے بچو! بے ادبی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو دوسروں کی نظروں میں ذلیل و حقیر بنا دیتی ہے۔ کوئی بھی باادب انسان بے ادب بچہ سے بات کرنی پسند نہیں کرتا۔ ابا میاں بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے ادبی ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ماں باپ کو اُف بھی نہ کہہ اور نہ اُن کو جھڑک۔ ان سے عاجزی اور مہربانی سے پیش آ اور ادب سے بات کر۔

پہلے لوگ ناراضگی کے وقت لفظ "اُف" استعمال کیا کرتے تھے۔ یہاں ایسے موقع پر "ہونہہ" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ جس وقت والدین (ماں ہو یا باپ) حکم دیں خندہ پیشانی سے تعمیل کرو۔ ناک بھوں نہ چڑھانی چاہیے۔ کیونکہ بچپن میں انہوں نے کیا کیا تمہاری خدمت کی ہے۔ کئی کئی دفعہ پاخانہ دھویا۔ اپنے کپڑے گندہ ہونے کا بھی خیال نہ کیا۔ والدین سے ادب کے ساتھ اور مہربانی سے پیش آنا بھی ضروری ہے۔ اس لیے کہ جو شفقت انہوں نے تمہارے ساتھ بچپن میں کی تھی اس کا کسی قدر حق ادا ہو جائے۔

اب ہم تمہیں ادب کے متعلق چند روایات سناتے ہیں:-

۱- ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کو ناخوش کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ (صحیحین)

۲- ایک طویل حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شبِ برات کو قبیلہ بنی کلب کی بھیڑوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ لیکن ماں باپ کو ناراض کرنے والوں کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۳- جناب رسول اللہ فرماتے ہیں کہ چھوٹے بھائیوں پر بڑے بھائی کا حق ایسا ہی ہے جیسے باپ کا اولاد پر۔ (بیہقی) اور چچا باپ کی مانند ہے۔ (صحیحین)

۴- ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی نیکی کی بات یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے۔

مذکورۂ بالا احادیث سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ قریبی رشتہ داروں میں سے دادا۔ چچا بڑا بھائی باپ کا سا درجہ رکھتے ہیں۔ اور باپ کے دوستوں کا بھی ادب کرنا چاہیے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ دین کا علم سکھانے والے سکھانے والے اُستاد کا مرتبہ باپ سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ باپ دنیاوی زندگی اور دینی تربیت کا سبب ہوتا ہے اور اُستاد اُخروی زندگی اور جنت کی نعمتوں کا ذریعہ بنتا ہے۔ ان سب کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیے۔

عزیمتِ مومن

مستقیم شاہ کوہاٹ

جو مومن ہوں خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوں گے
مصائب لاکھ جھیلیں گے مگر بد دل نہیں ہوں گے

جو محبوبِ حقیقی سے لگا بیٹھے ہوں دل اپنا
دو روزہ عیشِ دنیا کی طرف مائل نہیں ہوں گے

ولی اللہ جن کو صرف اللہ سے تعلق ہو
وہ ہوں گے عالم و عامل کبھی جاہل نہیں ہوں گے

خدا کا فضل جن بندوں کے شامل حال ہو جائے
رسومِ شرک و بدعت میں کبھی شامل نہیں ہوں گے

نہ ہوں پابندِ قرآں جو کریں اعراض سنت سے
منافق ہوں گے وہ ایمان میں کامل نہیں ہوں گے

تصوف کا لبادہ اوڑھ کر اے مانگنے والو!
توکل ہو خدا پر جن کو وہ سائل نہیں ہوں گے

۱۴ جولائی سنہ ۱۹۶۱

خدام الدین - لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"

LAHORE (PAKISTAN)

ایڈیٹر عبداللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۷۳۰-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

پاک و ہند کے جید علمائے کرام کا مصدقہ

قرآن عزیز

مجلد

تقطیع ۲۲×۲۹ / ۸

مترجم و محشّٰی

مرتبہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ

فوائد

۱- ہر سورۃ کا عنوان ۳- ربط آیات

۲- ہر رکوع کے شروع میں خلاصہ اور ماخذ ۴- کاغذ، کتابت، طباعت معیاری

ھدیہ: مجلد پارچہ قسم اوّل آٹھ روپے محصولڈاک ۱۲/ قسم دوم چھ روپے۔ محصول ڈاک ۱۲/ بذریعہ منی آرڈر پیشگی

ملنے کا پتہ

ناظم انجمن خدّام الدّین دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

متفرق مطبوعات

گلدستہ صد احادیث نبوی مجلد جیبی سائز قیمت ۵۰ پیسے۔ معہ محصول ڈاک ۱۲/

مجموعہ تفاسیر مجلد	۱۲۵۰ روپے	″ ″	۲۵ پیسے
ضرورت قرآن	۱۹ پیسے	″ ″	۳۱ ″
اسماء اللہ الحسنیٰ	۳۱ ″	″ ″	۴۳ ″
مقصد قرآن	۱۹ ″	″ ″	۳۱ ″
استحکام پاکستان	۱۹ ″	″ ″	۳۱ ″
اصلی حنفیت	۱۲ ″	″ ″	۲۵ ″
بہشتی اور دوزخی کی پہچان	۱۲ پیسے	″ ″	۲۵ ″
نجات دارین کا پروگرام	۱۹ پیسے	″ ″	۳۱ ″
مسٹر اور علماء		″ ″	۳۱ ″

ناظم انجمن خدّام الدّین شیرانوالہ گیٹ لاہور

گلدستہ صد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

اس گلدستہ میں سو حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح فقط بخاری شریف و مسلم شریف کی جمع کی گئی ہیں۔ کوئی حدیث شریف اصل کتاب کی ایک سطر سے زائد نہیں ہے۔ اس حدیث کے نیچے اس کا ترجمہ بھی عام فہم زبان میں درج کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے اختتام پر چند الفاظ میں اس کی مختصر تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ اس کی قیمت پہلے ایڈیشن میں تو فقط ایک نامہ پر دستخط تھے جس میں ان احادیث کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنے کا وعدہ تھا۔ اور مجلد کے لئے اور مجلد کے لئے دو آنے جلد کے لئے جاتے تھے۔ لیکن اب تیسرے ایڈیشن میں اس کی قیمت کاغذ کی گرانی کی وجہ ۵۰ پیسے رکھ دی گئی ہے اور محصولڈاک ۵ پیسے کل ایک روپیہ پیشگی بھیجیں وی پی ہرگز نہ ہو گا۔

ناظم شعبہ تالیف واشاعت

انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

۳۲ رسالے

مختلف مضامین پر عام فہم اردو زبان میں شائع کئے گئے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک دس لاکھ ساٹھ ہزار ہند و پاک میں تقسیم کئے جا چکے ہیں ہر مسلمان مرد اور بچے کیلئے ان کا مطالعہ بیحد ضروری ہے نیا ایڈیشن چھپ کر آ گیا ہے کل ۳ روپے ۵۰ پیسے پیشگی بھیجیں ہدیہ مجلد سیٹ ۲/۵ محصولڈاک ۱۲/ وی پی نہ ہو گا

ملنے کا پتہ

انجمن خدّام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

خلاصۃ المشکوٰۃ مترجم

جس میں اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیثیں ہیں۔ اور قرآن مجید کی طرح اس پر اعراب ہیں۔ ترجمہ نہایت ہی آسان اردو میں ہے۔ عورتیں، سمجھدار بچے اور معمولی اردو دان بھی بہ آسانی پڑھ سکتے ہیں۔

ھدیہ مجلد ۱/۵۰ روپے محصول ڈاک ۵۰ پیسے۔

ملنے کا پتہ

ناظم انجمن خدّام الدین لاہور

(فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا)